ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے۔ اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو

(فرمودہ 15/اپریل 1955ء بمقام ملیر کراچی)

تشہّد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

''پرسوں تک تو میں چارپائی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہا۔ مگر کل جو لیڈی ڈاکٹر علاج کے لیے آئیں۔ (میں ان کے والد صاحب مرحوم سے جو مولانا محمد علی صاحب مرحوم اور ڈاکٹر انصاری صاحب کے واقف اور دوست تھے، سے واقف تھا۔ انہوں نے اعصابی بیماریوں کے علاج کی تعلیم امریکہ سے حاصل کی ہے۔ نہایت سنجیدہ اور توجہ سے علاج کرنے کی عادت ہے۔ اس لیے کرنل سعید صاحب سرجن سندھ نے میری گردن کے علاج کے لیے انہیں بھجوایا تھا۔ وہ گورنر جنرل کی بھی معالجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں کیا ڈالا کہ) انہوں نے مجھے کہا کہ آپ باہر جا کر نماز پڑھا کریں۔ میں نے کہا کہ مجھے تو باہر جانے میں کمزوری محسوس ہوتی ہے لیکن انہوں نے کہا کہ آپ کو صرف سیڑھیوں سے اُترنے کی تکلیف ہوگی۔ لیکن باہر جانے سے آپ کا دل بھی لگے گا اور آپ کی جماعت کے دوست بھی خوشی محسوس کریں گے۔ پھر انہوں نے اصرار کیا کہ کل جمعہ ہے آپ جمعہ کی نماز بھی پڑھائیں۔ میں نے کہا مجھے تو گلے کی تکلیف ہے اس لیے میں زیادہ بول بھی

نہیں سکوں گا۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ آپ تھوڑا بولیں اِس سے آپ کی جماعت بھی خوش ہوگی اور آپ کی بھی تفریح ہو جائے گی۔ میں نے بتایا کہ مجھے تو لمبا بولنے کی عادت ہے اور اگر بولنا شروع کروں تو دیر تک بولتا چلا جاتا ہوں۔ انہوں نے پھر کہا کہ آپ اپنے پاس دونوں طرف دو آدمی بٹھا لیں جو تھوڑی دیر کے بعد کُرتا سے پکڑ کر آپ کو کھینچ کر بتا دیں اور آپ تقریر ختم کر دیں۔

میں نے کہا یہ کس کو جرأت ہو سکتی ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے بیٹوں میں سے کسی کو پاس بٹھا لیں۔ میں نے کہا میں تو اُن کی طرف اگر غضب سے دیکھوں بھی تو وہ پہلے ہی بہت دور بھاگ رہے ہوں گے۔ لیکن چونکہ انہوں نے پھر بھی اصرار کیا اس لیے میں نے خیال کیا کہ یہ بھی کوئی الٰہی تحریک ہی ہوگی۔ اس لیے میں نے ان کی بات مان لی اور فیصلہ کیا کہ میں جمعہ بھی پڑھاؤں گا۔ کل ظہر اور عصر کی نماز بھی میں نے اِسی لئے باہر پڑھائی تھی۔ بہرحال اِس طرح وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوگئیں اور آپ لوگوں کی بھی خواہش پوری ہوگئی۔

چند دنوں کے اندر اندر ہم انشاءاللہ چلے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون ملے گا اور کون نہیں۔ میں جاتے ہوئے جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اس سے پہاڑ اُڑتے اور سمندر خشک ہوتے دیکھے ہیں۔ اِس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی کو سونے کی کان ملے اور وہ اُسے چھوڑ کر سمندر کے کنارے گوڑیاں [1] چُننے کے لیے چلا جائے۔ اب ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لیے میں خطبہ ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہر حالت میں اور ہر موقع پر اور ہر زمانہ میں آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔"

(الفضل 20 اپریل 1955ء)

---

[1]: گوڑی: سمندر کے کیڑوں کے چھوٹے چھوٹے خول۔ ایک قسم کا چھوٹا صدف جو کسی زمانہ میں خرید و فروخت کے سلسلہ میں سکّے کا کام دیتا تھا، دیہی زیورات میں بھی مستعمل تھا۔
(اُردو لغت تاریخی اصول پر جلد 15 صفحہ 353۔ کراچی جون 1993ء)